بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط

کلمۃ الحرمین

جملہ مکاتبِ فکر کے مذہبی جذبات کا احترام

کتاب و سنّت کی پابندی سے ہی ممکن ہے!

روزنامہ "جنگ" ۲۴ اکتوبر ۱۹۹۱ء کی درج ذیل خبر ہمارے پیشِ نظر ہے کہ:

"قومی اسمبلی نے گزشتہ روز فوجداری قانون (تیسری ترمیم) مجریہ ۱۹۹۱ء کے بل کی منظوری دے دی۔ یہ بل وزیرِ داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے پیش کیا، جس میں کہا گیا کہ جان بوجھ کر ایسی کارروائیوں میں ملوث پائے جانے والے شخص کے لیے قید کی سزا دو برس سے دس برس کی جائے جس کا مقصد کسی فرقے کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنا یا مذہبی جذبات کی توہین کرنا ہو۔"

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ گزشتہ ماہ ہی وزارتِ مذہبی امور کی رپورٹ پر قومی اسمبلی کے معزز رکن جناب شہباز شریف کی طرف سے علامہ احسان الٰہی ظہیر مرحوم کی کتاب "البریلویہ" کا جواب لکھنے والے کو ایوارڈ دینے کا اعلان کیا جا چکا ہے۔ ہم نے اس موقع پر ایک بیان میں (جو ۱۵ ستمبر ۹۱ء کے روزنامہ جنگ، روزنامہ نوائے وقت اور روزنامہ پاکستان میں شائع ہوا تھا) یہ کہا تھا کہ ان حالات میں، جب کہ شیعہ سنی جھگڑا ابھی ختم نہیں ہوا، نئے وزیر نے ایک نئی جنگ چھیڑ کر اچھا نہیں کیا۔ کیونکہ ان کی رپورٹ پر ہی ایک کروڑ اہلحدیثوں کے خلاف یہ گویا اعلانِ جنگ کیا گیا ہے ——— اور یوں وزارتِ مذہبی امور ابتداء ہی سے فرقہ واریت کی چھاپ کی زد میں آ گئی ہے۔ ہم نے یہ بھی کہا تھا کہ "البریلویہ" کے مؤلف علامہ مرحوم نے بتایا تھا، اس کتاب میں ان کی ذاتی تحریر جمع و ترتیب اور حوالہ جات کے اشارے دیتے ہوئے بمشکل

دو صفحات پر مشتمل ہوگی۔ جب کہ پوری کتاب نفسِ مضمون کے اعتبار سے بریلوی کتب ہی سے لیے گئے عقائد کا مجموعہ، یا ان کا انسائیکلو پیڈیا ہے۔ اس حقیقت کی روشنی میں اگر مذکورہ کتاب کا جواب لکھنے والے کو میاں صاحب کسی قسم کا ایوارڈ دیں گے، تو ہم بھی اس کاوش پر، جواب لکھنے والے کو مسلک اہل حدیث کی طرف سے ایسا ہی ایوارڈ دیں گے!

اپنے اس بیان کے حوالہ سے ہمارا مقصود یہ ہے کہ: "البریلویہ" کا اگر جواب لکھا جائے، تو یہ جواب صرف ان دو صفحات کا ہوگا، جو علامہ مرحوم کی ذاتی تحریر ہے۔ جس پر قومی اسمبلی کے ایک معزز رکن کی طرف سے ایوارڈ دینے کا اعلان کیا گیا ہے! —— اور اب جب کہ قومی اسمبلی نے اس بل کی منظوری دی ہے، جس میں کسی فرقہ کے مذہبی جذبات مجروح کرنے کی سزا دو سال کی بجائے دس سال کیے جانے کا ذکر ہے، تو "البریلویہ" نیز اہلحدیث سے مذکورہ سلوک کے حوالہ سے درج ذیل دو سوال بڑے اہم قرار پاتے ہیں کہ:

۱۔ مستقبل میں خود حکومت کسی فرقہ کے مذہبی جذبات مجروح کرنے سے کس حد تک محفوظ رہ سکے گی؟

۲۔ کسی شخص کی تحریر و تقریر کو پرکھنے کا معیار کیا ہوگا، جس کی بناء پر یہ فیصلہ ہوگا کہ یہ کسی فرقہ کے مذہبی جذبات مجروح کرنے کی کوشش ہے، یا اس سے مقصود دفاعِ حق اور تبلیغِ حق کے مقدس فریضہ کی ادائیگی ہے؟

یہ ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ ملکِ عزیز میں شیعہ سنّی فسادات کا باعث، آج تک، شیعہ کی طرف سے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر سب وشتم ہے —— سنّیوں کی طرف سے تو اس کا سوال بھی محلِ نظر ہے، اس لیے کہ ان کے نزدیک تو حضرت علی اور حسنین (رضی اللہ عنہم) بھی اسی طرح محترم ہیں، جس طرح باقی اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم! —— اس کے باوجود اگر محرم میں امن کمیٹیوں وغیرہ کے ذریعے شیعہ کو نہ صرف تحفظ فراہم ہوتا ہے، بلکہ عشرۂ محرم کو حکومت سرکاری سطح پر خود بھی مناتی ہے، تو سنّیوں کے مذہبی جذبات مجروح کرنے کی یہ ذمہ داری بالواسطہ کس پر عائد ہوتی ہے؟

پھر عشرۂ محرم کے فسادات ہی کیا کم تھے، اب تقریباً وہی صورتِ حال عید میلاد کے جلوسوں کی بھی ہو چلی ہے —— اس عید کے جلوس بھی اہل حدیث اور دیوبندی، دونوں کے مذہبی جذبات کی یکساں مجروحیت کا باعث ہیں۔ اس لیے کہ یہ جلوس دورِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے چھ

سو سال بعد کی پیداوار ہیں، جب کہ دین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ ہی میں مکمل ہو چکا تھا ـــــ چنانچہ جس عید کا دینِ اسلام میں وجود ہی نہیں، اس عید کے جلوسوں کا وہ اپنی گلیوں میں اور دروازوں کے سامنے سے اشتعال انگیز نعروں کے ساتھ گزرنا کیونکر برداشت کریں؟ ـــــ اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ حقیقت بھی ناقابلِ تردید ہے کہ خود حکومت کی طرف سے سرکاری سطح پر اس عید کا نہ صرف اہتمام ہوتا ہے، بلکہ امسال ربیع الاول میں ان جلوسوں کو بھی، بعض مقامات پر فسادات کی صورت میں' ویسا ہی تحفظ فراہم کیا گیا جس طرح شیعہ کے جلوسوں کو فراہم ہوتا ہے! ـــــ ان حالات میں یہ سوال کیا واقعی اہم نہیں کہ مستقبل میں خود حکومت کسی فرقے کے مذہبی جذبات کی مجروحیت سے کس حد تک محفوظ رہ سکے گی؟

رہا دوسرا سوال، تو اس سلسلہ میں یہ گزارش ہے کہ ایک شخص اگر کسی دوسرے فرقہ کو نشانہ بنائے بغیر صرف اپنا ہی مسلک بیان کرتا ہے، لیکن اسے حق ثابت کرنے کے لیے مثلاً قرآنِ مجید میں تحریفِ معنوی کا مرتکب ہوتا، یا آیاتِ قرآنی سے غلط استدلال کرتا ہے ـــــ جس کی بہت سی مثالیں موجود ہیں ـــــ تو کیا اس کا نوٹس لینے والا بھی کسی دوسرے فرقہ کے مذہبی جذبات مجروح کرنے کے جرم کی زد میں آئے گا؟ ـــــ اگر جواب نفی میں ہے، تو اس جائز تنقید کی آڑ میں غلط تنقید بھی ہوتی رہے گی۔ آخر حکومت کے پاس وہ کون سا ادارہ موجود ہے، جو کسی تنقید کے جائز یا ناجائز ہونے کا فیصلہ کرے گا؟ ـــــ اندریں صورت یہ بل ہی بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے، کہ جو کچھ اب تک ہوتا رہا ہے، وہی آئندہ بھی ہوتا رہے گا! ـــــ اور اگر جواب اثبات میں ہے، تو یوں مختلف فرقوں کے مذہبی جذبات مجروح ہونے سے تو شاید محفوظ ہو جائیں، لیکن پھر کتاب و سنّت کا پرسانِ حال کون ہوگا؟ ـــــ اس صورت میں سوچئے کہ اس کے نتائج کس قدر بھیانک اور تباہ کن ہوں گے؟ اور اسلام کے نام پر وجود میں آنے والی حکومت اسلام کا کیا بھلا کر سکے گی؟

لہٰذا ہمارا مخلصانہ مشورہ یہ ہے کہ اگر حکومت واقعی تمام فرقوں کے مذہبی جذبات کے احترام کا عزم رکھتی ہے، تو اسے چاہیئے کہ بلوں کے چکر میں پڑنے کی بجائے، اس کے لیے جملہ مکاتبِ فکر کے واحد نکتۂ اتحاد و اتفاق "کتاب و سنّت" کو معیار قرار دیتے ہوئے حاملینِ کتاب و سنّت، مخلص علماء کا ایک ایسا بورڈ تشکیل دے، جس کی یہ ذمہ داری ہو کہ اولاً کتاب و سنّت کے منافی سابقہ تمام مواد کو ضبط کرے ـــــ ثانیاً آئندہ کے لیے کسی بھی تحریر کو کتاب و سنّت کے معیار پر پرکھے بغیر پریس میں جانے کی اجازت نہ دے ـــــ جیسا کہ سعودی حکومت نے اس کام کے لیے ایک

باقاعدہ محکمہ قائم کر رکھا ہے! —— جی ہاں، کرنے کا اصل کام تو یہی ہے، اگر کر سکیں تو —— "فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ"!

ورنہ فرقہ واریت کا یہ بھوت کسی بھی طور قابو میں نہیں آنے کا، چنانچہ تمام فرقوں کے مذہبی جذبات کے احترام کی ہر کوشش محض ایک تکلف ہی ثابت ہو گی —— آزما کر دیکھ لیجئے!

—— وما علینا الا البلاغ!

(محمد مدنی)

اَلحمدُ لِلّٰہ،

ثم الحمد للہ! —— ماہنامہ "حرمین" کے ڈیکلریشن کے سلسلہ کے تمام قانونی تقاضے پورے ہو چکے ہیں اور اب انہی بنیادوں پر اس کی ترسیل ہو گی —— ان شاء اللہ!

○ قارئینِ کرام سے درخواست ہے کہ خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں، ورنہ ڈاک کی تعمیل میں ادارہ کو مشکل پیش آئے گی۔

○ قارئینِ کرام خط و کتابت سے قبل "حرمین" کا پہلا صفحہ (اندرونی ٹائیٹل) بغور ملاحظہ فرمالیں تاکہ متعلقہ امور کے لیے درست پتوں پر رابطہ قائم کیا جا سکے۔

○ "حرمین" بذریعہ وی پی پی منگوانے کی صورت میں آپ کو نسبتاً زیادہ خرچہ برداشت کرنا پڑے گا —— زائد خرچ سے بچنے کے لیے اپنا زرِ تعاون بذریعہ منی آرڈر روانہ فرمائیں —— جزاکم اللہ!

(مینیجر)